گل یہ اجتماعی خود کشی کے مترادف ہے۔ اور یہ معاہدہ مغرب کی ایسی شاطرانہ چال ہے جس سے وہ بیک وقت وہ کئی فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے کار پرواز ان حکومت اور صاحبان اقتدار کو ہر وقت اسکا ادراک کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہم نے خداوند کریم کے اس عظیم انعام کی قدر و منزلت نہیں پہچانی۔ اور اپنے ہاتھوں قعرِ مذلت میں اپنے آپ کو ڈبونے کا ساماں فراہم کیا۔ ورنہ بصورتِ دستخط پھر ہم اللہ کے غضب سے نہیں بچ سکیں گے۔

اپنے منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

....

قابل مبارکباد تاریخی اقدام

گزشتہ ماہ ۲۲ جنوری ۲۰۰۰ء کو سپریم کورٹ کے اپیلٹ بنچ کے جج صاحبان جناب مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی صاحب‘ جناب جسٹس خلیل الرحمان صاحب‘ جناب جسٹس وجیہہ الدین احمد اور جناب جسٹس منیر اے شیخ نے سود وربوٰ کے متعلق ایک عظیم اور ملکی تاریخ کا نہایت اہم ترین فیصلہ سنادیا جس سے مسلمانانِ پاکستان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ایک طویل انتظار کے بعد پژمردہ اور خزاں رسیدہ قلوب نکہت باد بہاراں کی اس عطر بیز حیات بخش شمیم سے معطر ہوئے۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد غالباً یہ دوسرا موقع ہے جس سے نظریہ پاکستان کو جلا ملی۔ اس فیصلے کا پس منظر یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے میاں نواز شریف کے سابقہ دور حکومت (۱۹۹۱ء) میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے تحت ملک میں رائج تمام سودی قوانین کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے نواز حکومت کو ان قوانین کے خاتمہ اور انکی جگہ متبادل اسلامی قوانین نافذ کرنے کی ہدایت کی تھی۔ جس پر بعض اخباری اطلاعات کیمطابق ملک بھر کے دینی حلقوں نے میاں صاحب کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اس فیصلے کے خلاف اپیل نہ کریں لیکن انہوں نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ اور قرآنی نص صریح فأذنوا بحربٍ من الله و رسوله کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کردی اب طویل غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد سپریم کورٹ کے